ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

# دفع زیغ زاغ

(کوے کی کجی کو دور کرنا)

# رامی ذاغیان

(کوے والوں پر تیر اندازی کرنے والا)



**تصنیفِ لطیف** : اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

**پیش کش:**

**اعلیٰ حضرت نیٹ ورک**

**برائے:**

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمد للہ الذی احل لنا الطیبات وحرم علینا الخبیثات وجعل الفواسق لا یمیل لا کلھا الاکل فاسق فان الجنس للجنس شواق والشبہ الی الشبہ باشواق والصلوٰۃ والسلام علی من بین الحلال والحرام واحل قتل الفواسق فی الحل والحرام للحلال والحرام فلا یستطیبھا من بعد ماجاءہ من العلم الامن زاغ والی الخبث والفسق مثلھا راغ. وعلیٰ الہ وصحبہ وعلماء حزبہ وعلینا معھم وبھم ولھم اجمعین الیٰ یوم الدین اٰمین یا ارحم الراحمین .**

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمارے لئے پاکیزہ اشیاء حلال اور گندی اشیاء حرام فرمائی ہیں اور خبث اشیاء کی طرف خبیث ہی مائل ہوتا ہے، ہر کوئی اپنے ہم جنس اور اپنی مثل کا طلبگار رہتا ہے، اور درود وسلام ہو اس پر جس نے حلال وحرام کو بیان فرمایا اور خبیث جانوروں کا قتل حل وحرم میں محرم وغیر محرم کے لئے حلال کیا اس کے بعد انھیں حلال نہ جانے گا مگر وہ جس نے کجروی اختیار کی اور اپنے جیسے خبیث وفاسق کی طرف راغب ہوا، اور آپ کے آل واصحاب وعلمائے امت پر اور ان کے صدقے ان کے ساتھ ہم سب پر تا قیامت، اے بہتر رحم فرمانے والے۔ آمین!

فقیر غلام محی الدین عرف محمد سلطان الدین حنفی قادری برکاتی سلہٹی **عاملہ اللہ بلطفہ الحفی الوفی** (اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنی بھرپور مخفی مہربانی کے ساتھ معاملہ فرمائے) خدمت برادران دین میں عرض رسا، اس زمانہء فتن ومحن میں کہ علم ضائع اور جہل ذائع ہے بعض شوخ طبیعتیں پیرانہ سالی میں بھی نچلی نہیں بیٹھتیں، آئے دن ایک نہ ایک بات ایسی نکالتی رہتی ہے جن سے مسلمانوں میں اختلاف پڑے فتنہ پھیلے اپنا کام بنے نام چلے۔ جناب کرامی القاب وسیع المناقب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے پہلے مسئلہ "امکان کذب" نکالا کہ معاذ اللہ اللہ عزوجل کا سچا ہونا ضرور نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا ہے، پھر ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتایا ان کے یہ دونوں مسئلے براہین قاطعہ کے صفحہ ۳ وصفحہ ۴۷ پر ہیں پھر بحکم آنکہ ع

قدم عشق پیشتر بہتر
(عشق کا قدم آگے بہتر ہے)

ایک مہری فتوے میں تصریح کردی کہ اللہ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا ماننا فسق بھی نہیں اگلے امام بھی خدا کو ایسا مانتے ہیں جو خدا کو بالفعل جھوٹا کہے اسے گمراہ فاسق کچھ نہ کہنا چاہیے ہاں ایک غلطی ہے جس میں وہ تنہا نہیں بلکہ بہت اماموں کا پیرو ہے۔ حضرت کا یہ ایمان ان کے مہرے فتوے میں ہے جو برسوں سے بمبئی وغیرہ میں مع رد بارہا چھپ گیا اور علماء نے صریح حکم کفر دیا اور جناب کرامی القاب سے جواب نہ ہوا یونہی دو مسئلہ اولین کے رد میں علماء کے متعدد رسائل سالہا سال سے چھپ چکے اور لاجواب رہے۔ ادھر سے کان ٹھنڈے ہوئے تھے کہ حضرت کی اختراعی طبیعت نے کوا پسند کیا اس کی حلت کا غوغا بلند کیا پھر بھی غنیمت ہے کہ کفر وایمان سے اتر کر حلال وحرام میں آئے مسلمانوں کے قلوب میں اس پر بھی عام شورش ونفرت پیدا ہوئی۔ اگر حق سبحانہ وتعالیٰ توفیق عطا فرماتا تو بصیر اسی سے اندازہ کر لیتا کہ کوے کو اسلامی طبیعتیں کیسا سمجھتی ہیں، عام قلوب میں اس کی حلت سن کر ایسی شورش پیدا ہوئی آخر بیچرے نیست، قمری یا کبوتر کو حلال بتانے پر بھی کبھی اختلاف پیدا ہوا، علماء وعامہ نے اسے نیا مسئلہ سمجھ کر تعجب کی نگاہ سے دیکھا؟ ہندوستان پر انھیں چند سال میں قحط کے کتنے حملے ہوئے؟ یہ سیاہ پوش صاحب ہر گلی کوچے میں کثرت سے ملتے ہیں عام مسلمین جن کی طبائع میں من جانب اللہ اس فاسق پرند کی خباثت وحرمت مذکور ہے، ان کا خیال تو ادھر کیوں جاتا مگر اس وقت تک جناب کو بھی اس مسئلہ کا الہام نہ ہوا، ورنہ اور نہیں تو آپ کے معتقدین قحط زدوں کو تو مفت کا حلال طیب گوشت ہاتھ آتا اور چار طرف کاؤں کاؤں کا شور بھی کچھ ہی پاتا۔ اب حال وسعت وفراخی میں آپ کو سوجھی کہ کوا حلال، نہ صرف حلال بلکہ حلال طیب ہے، متعدد بلاد میں اہل علم نے اس کے رد لکھے، یہاں تک کہ بعض معتقدین جناب گنگوہی صاحب نے بھی ان کے خلاف تحریریں کیں، اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدد دین وملت حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی کے حضور میرٹھ سہارنپور گلاوٹی کانپور وغیرہا دس بلاد نزدیک و دور سے اس کے بارے میں سوالات آئے اکثر جگہ مختصر جوابات عطا ہوئے کہ یہ کوا فاسق ہے خبیث ہے، حرام بحکم قرآن وحدیث ہے، اور بایں لحاظ کہ متعدد بلاد میں اہل علم کا اس طرف متوجہ ہونا حلت کے رد لکھنا صحیح خبروں سے معلوم تھا اور یہاں کثرت کار بیرون از شمار۔ تصنیف کتب دین ورد طوائف مبتدعین کی علاوہ بنگال سے مدارس اور برہما سے کشمیر تک کے فتاوٰی کا روزانہ کام ایک ایک وقت میں دو دو سو استفتاء کا اجتماع وازدحام، لہٰذا بایں لحاظ کہ لوگ اس مجہلہ ءتازہ کا رد کر رہے ہیں خود زیادہ توجہ فرمانے کی حاجت نہ جانی۔ اسی اثناء میں متعدد تحریرات مطبوعہ طرفین نظر سے گزریں، ان کے ملاحظہ سے واضح ہوا کہ یہ مسئلہ بھی اعلیٰ حضرت دام ظلہم کے التفات خاص کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ بعض تحریرات معتقدین جناب گنگوہی صاحب میں یہ بھی تھا کہ یہ مسئلہ ان کے علماء سے طے کر لیا جاتا یہ امر پسندید خاطر عاطر آیا اور ایک مفاوضہ عالیہ چالیس سوالات شرعیہ پر مشتمل جناب گنگوہی صاحب کے نام امضا فرمایا، یہ سوالات حقیقۃً حرمت غراب کے دلائل باز غ اور اوہام طائفہ جدیدہ غرابیہ کے رد بالغ تھے جو ذی علم بدستیاری انصاف وفہم انھیں مطالعہ کرے اس پر حقیقت حال اور حلت زاغ کے جملہ اوہام کا زلیغ وضلال روشن ہوجائے، جناب مولوی گنگوہی صاحب بھی سمجھ

لئے کہ واقعی سوالات لاجواب اور خیالات سے زاغیہ سب نعیق غراب بلکہ نقش بر آب ہیں مفاوضہء عالیہ بصیغہء رجسٹری رسید طلب مرسل ہوا تھا ضابطے کی رسید تو دیتے ہی براہ عنایت اس کے ساتھ ایک کارڈ بھی بھیجا کہ آپ کا طویل مسئلہ پہنچا میں نے نہ سنا نہ سننے کا قصد ہے انا للہ وانا الیہ راجعون (بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے مال ہیں اور ہم کو اس کی طرف پھرنا ہے) ہزار افسوس نام علم وحالت علماء پر بے سمجھے بوجھے ایک نیا مسئلہ نکالنا مسلمانوں میں اختلاف ڈالنا اور جب علماء مطالبہء دلیل وافادۂ حق فرمائیں یوں چپ سادھ لینا ارشاد قرآن واذا خذاللہ میثاق الذین اوتوالکتب لتبیننہ للناس (القرآن الکریم، ۱۸۷/۳) (اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے عہد لیا ان سے جنھیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کردینا) کو بھلا دینا ایسے ہی شوخ الطائفہ کو زیبا ہے جنھیں خود ان کا معتقد فرقہ اپنا پیر مغاں لکھتا ہے۔افسوس معتقدین کی بھی نہ چلی کہ ہمارے علماء سے طے کرلو۔ طے کس سے کیجئے وہاں تو آواز ندارد۔سوالات میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ فلاں فلاں پرچے جو حلت زاغ میں چھپے آپ کی رائے ورضا سے ہیں یا نہیں ان کے مضامین آپ کے نزدیک مقبول ہیں یا مردود۔۔۔۔جناب گنگوہی صاحب نے خیال فرمایا کہ مقبول کہتا ہوں تو سب بار مجھی پر آتا ہے مردود بتاؤں تو اپنا ہی ساختہ پرداختہ باطل ہوا جاتا ہے لہٰذا صاف کانوں پر ہاتھ دھر گئے کہ میں نے اس وقت تک اس مسئلہ میں کوئی تحریر موافق نہ مخالف اصلاً نہ سنی، نہ سننے کا قصد ہے۔



مجھے تو آج تک یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس بارے میں کسی طرف سے کوئی تحریر چھپی ہے چلئے فراغت شد۔

نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہیں سے

پسینہ پوچھئے اپنی جبیں سے

حضرت جناب گنگوہی صاحب اور ان سے قربت رکھنے والے خوب جانتے ہوں گے کہ یہ کیسا صریح سچ ارشاد ہوا ہے مگر وہاں اس کی کیا پرواہ ہے جو اپنے معبود کو جھوٹا بالفعل کہنا سہل جانیں، بندوں پر جھوٹ بولنا آپ ہی واجب بالدوام مانیں۔عالم اہلسنت دام ظلہ العالی نے فوراً اس کارڈ کا رورجسٹر طلب کے ساتھ روانہ فرمایا فراستہ المومن سے گمان تھا کہ گنگوہی صاحب پہلا مفاوضہ انجانی میں لے چکے ہیں اور قوت سوالات دیکھ کر تحقیق مسئلہ شرعیہ سے بچتے ہیں عجب نہیں کہ اس بار رجسٹری واپس فرمائیں لہٰذا واضح قلم سے لفافے پر یہ الفاظ تحریر فرمادئے تھے: دینی مسئلہ ہے صرف تحقیق حق مقصود ہے کوئی مخاصمہ نہیں اگر رجسٹری واپس کردی تو حق پرستی کیخلاف ہوگا اور عجز پر دلیل صاف ،مگر بندگان خدائے صادق کی فراست ایمانی بحمد اللہ تعالیٰ صادق ہی ہوتی ہے وہی گل کھلا کہ جناب مولوی گنگوہی صاحب نے انکاری ہوکر مفاوضہ واپس کردیا۔اہالی ڈاک نے لکھ دیا کہ حضرت کو انکار ہے لہٰذا واپس ،انا للہ وانا الیہ راجعون (بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے)

فقیر محض بنظر تحقیق حق ورفع اختلاف مسلمین وہ مفاوضات اور کارڈ بعینہٖ شائع کرتا اور اب چھاپ کر جناب مولوی

گنگوہی صاحب سے سوالات شرعیہ کا جواب مانگتا ہے، جناب گنگوہی صاحب نام مناظرہ سے خائف ہو لئے تھے کہ سبحٰن السبوح میں حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی کا حملہ شیرانہ دیکھ چکے تھے یہ فقیر محض بطور استفادۂ مسئلہ شرعیہ آپ سے جواب سوالات پوچھتا ہے جب آپ کے نزدیک کواحلال ہے اور لوگ اس حلال خدا کو حرام سمجھے ہوئے ہیں اور خاص آپ سے اس دینی مسئلہ کی تحقیق چاہتے ہیں تو جواب نہ دینا کیا معنی رکھتا ہے، پہلے بھی مفاوضہ عالیہ نے آپ کو سنا دیا تھا اور اب فقیر بھی گزارش کئے دیتا ہے کہ خاص آپ کا جواب درکار ہے اسی سے رفع نزاع ممکن ہے زید وعمر سے غرض نہیں، این وآں پر التفات نہ ہوگا آپ سے مسائل شرعیہ کا سوال ہے آپ پر جواب واجب ہے آخر ماہ رمضان المبارک تک چالیس دن کی مہلت نذر ہے اگر عید ہوگئی اور جناب نے ہر سوال کا مفصل جواب اپنا مہری نہ بھیجا تو واضح ہوگا کہ آپ کو حلال وحرام کی پرواہ نہیں آپ مسائل شرعیہ پوچھنے والوں کے جواب سے عاجز ہیں آپ بے سمجھے مسائل منہ سے نکالتے اور مسلمانوں میں اختلاف ڈالتے اور جواب کے وقت خموشی پالتے ہیں، اور اگر آپ نے جواب تفصیلی بھیجے اور اسی قدر یا استفادۂ مکرر سے فقیر کو اطمینان ہو گیا تو میں وہ نہیں کہ جو چاہوں مان لوں اور عجز کے وقت سکوت کی امان لوں میں وعدہ دیتا ہوں کہ حلال خدا کو کبھی حرام نہ کہوں گا آپ کی طرف سے ایک تحقیق حاصل ہونے کا ممنوع ہوں گا آئندہ اختیار بدست مختار، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد والہ بالتبجیل .



## نقل مفاوضہ اول حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بنام جناب مولوی گنگوہی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بنظر خاص مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔ السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ (سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی) حلت غراب کے دو پرچے خیر المطابع میرٹھ کے چھپے کہ کسی صاحب ابوالمنصور مظفر میرٹھی کے نام سے شائع ہوئے، ایک کا عنوان تردید ضمیمہ اخبار عالم مطبوعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء دوسرے کی پیشانی تردید ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء، بعض احباب نے بھیجے، اس کا یہ فقرہ واقعی لائق پسند ہے کہ شرعی مسئلہ کا صرف علماء میں طے ہونا، لہٰذا بالغرض رفع شکوک عوام و تمیز حلال وحرام خاص آپ سے بعض امور مسئول اور ایک ہفتے میں جواب مامول۔ چار روز آمد و رفت ڈاک کے ہوئے اگر تین دن کامل میں بھی آپ نے جواب لکھا تو چاردہم شعبان روز چارشنبہ تک آجانا چاہیے کہ آج شنبہ ہفتم شعبان ہے۔ اور اگر اس میں مہلت نہ ہو سکے تو اس کا مضائقہ نہیں ع

نکو گوئی اگر دیر گوئی چہ غم

(بات اچھی کہے اگر دیر سے کہے تو کیا غم ہے)

مگر اس تقدیر پر بواپسی ڈاک وعدہ جواب وتعیین مدت سے اطلاع ضرور ہے ورنہ سکوت متصور ہوگا۔ جواب میں اختیار ہے کہ اپنے جن جن معاونین سے چاہئے استعانت کیجئے بلکہ بہتر ہوگا کہ سب کو جمع کر کے شورے مشورے سے جواب دیجئے کہ دس کی سوجھ بوجھ ایک سے اچھی ہی ہوگی، مگر بہر حال مجیب خود آپ ہی ہوں زید وعمرو کے نام سے جواب کو جواب ہوگا نہ جواب کہ مقصود تو ان امور میں آپ کی رائے معلوم ہونا ہے زید وعمرو کی خوش نوائیاں تو اخباروں اشتہاروں میں ہو ہی چکیں، تحریر پر مہر بھی ضرور ہو کہ جو دو جاحد کا احتمال دور ہو، مسئلہ مسئلہ دینیہ ہے اور مسئلہ دینیہ میں بے غور کامل وفحص بالغ آنکھیں بند کر کے منہ کھول دینا سخت بددیانتی، تو ضرور ہے کہ آپ اس مسئلہ کے تمام اطراف وجوانب پر نظر ڈال چکے اور جمیع مالیہ وماعلیہ پر تال چکے ہوں گے تحقیق تنقیح تطبیق ترجیح سب ہی کچھ کر لی ہوگی تو ان سوالوں کے جواب میں آپ کو وقت یا معذوری چشم کا عذر نہ ہوگا خصوصاً اس حالت میں کہ عالمگیری جیسی بیس کتابیں آپ کے سینے شریف میں بند ہیں جیسا کہ مشتہر صاحب نے ادعا کیا، ہر سوال کا صاف صاف جواب ہو، اگر کسی امر میں خفا رہا یا جواب سوال سے پورا متعلق نہ ہوا یا کسی جواب پر کوئی سوال تازہ پیدا ہوا تو دوبارہ سوال کر لیا جائے گا کہ مقصود وضوح حق ہے نہ خالی ہار جیت کی زق زق۔ **واللہ الھادی الیٰ صراط الحق** (اور اللہ تعالیٰ ہی راہ حق کی ہدایت دینے والا ہے)



## سوال اول:۔

پہلے یہی معلوم ہو کہ دونوں پرچہ مذکورہ اور وہ کاغذات جن کے طبع کا پرچا اخیرہ میں وعدہ دیا آپ کی رائے واطلاع ورضا سے ہیں یا بالائی لوگوں نے بطور خود شائع کئے ان کے سب مضامین آپ کو قبول ہیں یا کل مردود یا بعض، علی الثالث مردود کی تعیین، بحال سکوت وہ پرچے آپ ہی کے قرار پائیں گے، خبر شرطست خبر شرطست خبر شرطست **من انذر فقد اعذر** (خبر شرط ہے، خبر شرط ہے، خبر شرط ہے، جس نے ڈرایا اس نے عذر پیش کر دیا) اور اگر صرف اتنا جواب دیا کہ ان کا نفس حکم منظور تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ان کے دلائل وابحاث آپ کے نزدیک مردود ومطرود ہیں، ورنہ قبول میں تخصیص حکم نہ ہوتی۔ اور نسبت دلائل وابحاث اجمالی بات کہ مثلاً بعض یا اکثر صحیح ہیں کافی نہ ہوگی، وہ لفظ یاد رہے کہ علی الثالث مردود کی تعیین۔

## سوال دوم:۔

شامی وطحطاوی وحلبی وغیرہا میں کہ عقعق وابقع وغداف واعصم وزاغ کی طرف غراب کی تقسیم ہے صحیح وحاصر ہے یا غلط وقاصر، علی الثانی اس میں کیا کیا اغلاط کتنا قصور ہے اور ان پر کیا دلیل۔

## سوال سوم:۔

غراب جب مطلق بولا جائے ان متعارف متنازع فیہ کووں کو شامل ہے یا نہیں، کیا غراب کو ترجمہ کوا نہیں۔

**سوال چہارم:۔**

اقسام خمسہ میں ہر ایک کی جامع مانع تعریف کیا ہے خصوصاً ابقع و عقعق کی رسم صحیح کہ طرداً وعکساً ہر طرح سالم ہو مع بیان ماخذ۔

**سوال پنجم:۔**

اگر تعریفات میں کچھ اختلاف واقع ہوئے ہیں تو ان میں کوئی ترجیح یا تطبیق ہے یا اختیار ہے کہ جزافاً جو چاہیے سمجھ لیجئے علی الاول آپ نے کیا کیا اختلاف پائے اور ان میں سے کس ذریعے سے ترجیح یا تطبیق دے کر کیا قول منقح نکالا۔

**سوال ششم:۔**

متنازع فیہ کوا اقسام خمسہ سے کس قسم میں ہے، جو قسم معین کی جائے اس کی تعیین اور مابقی سے امتیاز مبین کی دلیل کافی بملاحظہء جملہ جوانب مبین کی جائے۔

**سوال ہفتم:۔**

یہ کوے جس طرح اب دائرو سائر ہیں کہ ہر جگہ ہر شہر و قریہ میں بکثرت وافرہ ہمیشہ ملتے ہیں اور ان کا غیر شہروں میں نادر، کیا اس پر کوئی دلیل ہے کہ ان کی یہ شہرت و کثرت اور امصار میں ان کے غیر کی ندرت اب حادث ہوگئی فقہائے کرام اصحاب متون و شروح و فتاوٰی کے زمانے میں نہ تھی وہ حضرات ان کووں سے واقف تھے یا نادر الوجود ہونے کے باعث ان کا حکم بیان فرمانے کی طرف متوجہ نہ ہوئے جو ان کے زمانے میں کثیر الوجود تھے ان کے حکم بیان کئے آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ جو شق چاہیے اختیار کر لیجئے مگر ان کے سوا کوئی راہ چلئے تو ان دونوں کے بطلان اور اس کی صحت پر اقامت برہان ضرور ہوگی۔

**سوال ہشتم:۔**

متون و شروح و فتاوٰی میں اختلاف ہو تو ترجیح کسے ہے، اصل مذہب صاحب مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہے جو متون لکھیں یا وہ کہ بعض فتاوے یا شروح حاکی ہوں۔ علماء نے ہدایہ کو بھی متون میں شمار فرمایا یا نہیں، یاد کر کے کہئے۔

**سوال نہم:۔**

غداف جب اقسام غراب میں مذکور ہوا اس سے نسر یعنی گدھ مراد ہے یا کیا۔

**سوال دہم:۔**

کیا کوئی کوا شکاری بھی ہے کہ زندہ پرندوں کو پنجے سے شکار کر کے کھاتا ہے، اگر ہے تو اس کا کیا نام ہے، اور وہ ان اقسام خمسہ سے کس قسم میں ہے یا ان سے خارج کوئی نئی چیز ہے، علی الاول وہ قسم مطلقاً شکاری ہے یا بعض افراد، علی الثانی شکاری و غیر شکاری ایک نوع کیوں ہوئے۔

## سوال یازدہم:۔

جیفہ وشکار جدا جدا چیزیں یا ہر شکار کر کے کھانے والا جیفہ خوار ہے۔

## سوال دوازدہم:۔

پہاڑی کوا کہ اس کوے سے بڑا اور یکرنگ سیاہ ہوتا اور گرمیوں میں آتا ہے کیا ان کووں کی طرح آپ کے نزدیک وہ بھی حلال ہے یا حرام، علی الاول کس کتاب میں حلال لکھا ہے، علی الثانی اس کی حرمت کی کیا وجہ ہے۔

## سوال سیزدہم:۔

بعض کتب طبیہ میں جو عقعق کو مہو کا لکھا اور وہ ایک اور جانور کوے کے مشابہ ہے، نجاست وغیرہ کھاتا ہے اور شہر میں کم آتا ہے، اور ہدایہ وتبیین وفتح المعین میں جس قدر باتیں عقعق کی نسبت تحریر فرمائی ہیں سب اس میں موجود ہیں آپ کے پاس اس کی تکذیب پر کیا دلیل ہے۔

## سوال چہاردہم:

حدیث:

**خمس من الفواسق یقتلن فی الحل والحرم** (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب یندب للمحرم وغیرہ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۳۸۱) (سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب ما یقتل المحرم، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۲۳۰) (کنز العمال، حدیث ۱۱۹۴۴، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۵/۴۷)

پانچ جانور خبیث ہیں انھیں حل و حرم میں قتل کیا جائے گا۔

سے تحریم فواسق پر استدلال مذہب حنفی کے مطابق ومقبول ہے یا باطل ومخذول۔

## سوال پانزدہم:۔

قول صحابی اصول حنفی میں حجت شرعی ہے یا نہیں، خصوصاً جب کہ اس کا خلاف دیگر صحابہ سے مسموع نہ ہو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

## سوال شانزدہم:۔

آپ حمار یعنی خر کو حلال جانتے ہیں یا حرام، اگر حرام ہے تو علت حرمت کیا ہے، حالانکہ وہ صرف دانہ گھاس وغیرہ پاک ہی چیزیں کھاتا ہے یا لا اقل خلط تو کرتا ہے۔

## سوال ہفدہم:۔

کیا جلالہ کہ کثرت اکل نجاسات سے بولے آئی ہو حرام وممنوع ہے یا نہیں جبکہ کبھی گھاس بھی کھالیتی ہو، اگر نہیں تو کیوں، حالانکہ نجاست اس کے رگ وپے میں ایسی ساری ہوگئی کہ باہر سے بودینے لگی تنہا اکل نجاسات بھی اور اس سے زیادہ کیا وصف مؤثر فی التحریم پیدا کریگا اور اگر ہے تو کیوں، حالانکہ خلط تو پایا گیا۔

## سوال ہیجدہم:۔

ترک استفصال عند السؤال دلیل عموم ہے یا نہیں، ذرا فتح القدیر دیکھی ہوتی۔

## سوال نوزدہم:۔

جس شے میں علت حلت وحرمت جمع ہوں حلال ہوگی یا حرام یا متشبہ، علی الثالث اس پر اقدام کیسا، اور وہ طیبات میں معدود ہوگی یا نہیں۔

## سوال بستم:۔

نہ جاننے والے ایک حکم شرعی عالم سے استفسار کرے شرعاً اس مسئلے میں تفصیل ہو کہ بعض صور جائز بعض ناجائز، تو ایک حکم مطلق بیان کردینا اضلال ہے یا نہیں۔



## سوال بستم ویکم:۔

حل اگر معلول قرار پائے تو علت حلت عدم جمیع علل حرمت ہے یا صرف کسی وصف وجودی کا ثبوت، کیا شرع میں اس کی کوئی نظیر ہے کہ امر وجودی کے محض تحقیق کو مناط حل قرار دے دیا ہو جب تک اس کا وجود ارتفاع جمیع وجود خطر کو مستلزم نہ ہو۔

## سوال بست ودوم:۔

کوے کہ بالاتفاق حرام ہیں، فقہائے کرام نے ان کی تحریم کی تعلیل صرف اکل محض نجاست سے کی ہے یا اور بھی کوئی علت ارشاد ہوئی ہے۔

## سوال بست وسوم:۔

کیا اکل میں خلط نجس وطاہر ارتفاع جملہ وجود تحریم کو مستلزم ہے کہ جہاں خلط پایا جائے وہاں کوئی وجہ تحریم نہیں ہوسکتی کہ باوصف وجود ملزوم انتفائے لازم قطعاً معلوم۔

## سوال بست وچہارم:۔

غذا پر نظر کرنا اور یہ اصل کلی باندھنا کہ جو جانور صرف نجاست کھائے حرام اور جو نرا طاہر یا دونوں کھائے حلال ہے خاص اس صورت میں جب دیگر وجوہ حرمت سے کچھ نہ ہو یا یونہی عموم واطلاق پر ہے کہ صرف غذا دیکھیں گے باقی سبعیت یا

فسق یا خبث وغیرہا کسی بات پر نظر نہ ہوگی، شق ثانی ماننے والا عاقل مصیب ہے یا جاہل دیوانگی نصیب۔

**سوال بست و پنجم:۔**

قاعدۂ مذکورہ امام کے کسی کلام سے استنباط کیا گیا ہے یا خود امام نے اس کلیے پر نص فرمایا ہے **علی الثانی ثبوت علی الاول** وہ کلام امام کیسی چیز سے متعلق تھا اور قاعدۂ مستنبطہ اسی کے نظائر سے متعلق ہو سکے گا یا اپنے ماخذ سے بھی عام ہو جائے گا **علی الثانی** استنباط کیونکر۔

**سوال بست و ششم:۔**

وصف ابقع یعنی دورنگا ہونا خود مؤثر فی التحریم ہے یا سلباً وایجاباً مدار حرمت یا علامت ملزومہ یا لازمہ تحریر یا ان سب سے خارج ہے، جو کہئے سمجھ کر کہئے۔

**سوال بست و ہفتم:۔**

پانی کو مطہر کہنا ٹھیک ہے یا نہیں، کیا اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ پانی تو مائے مضاف بھی ہے اس سے وضو کب جائز ہے، اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں، حالانکہ مضاف بھی مائے مطلق نہ سہی مطلق ماء میں تو ضرور داخل ہے اور اس کلام میں پانی مطلق ہی تھا یعنی **لا بشرط شئی** نہ مقید باطلاق یعنی **بشرط لا**۔



**سوال بست و ہشتم:۔**

اگر شارح یا محشی کسی کلام کو ایسے محل سے متعلق کر دے جو اصول مسلمۂ شرعیہ کے خلاف ہو تو اس کی یہ توجیہ خطائے بشری ٹھہرے گی یا اس کے سبب اصل شرعی ہی رد کر دی جائے گی۔

**سوال بست و نہم:۔**

کیا حنفیہ کلام شارع میں مفہوم صفت معتبر رکھتے ہیں۔

**سوال سیم:۔**

مذہب حنفی میں کوے کی کوئی نوع فی نفسہٖ بھی حرام ہے جسے حرمت لازم ہو یا حقیقۃً سب انواع حلال ہیں حرام کی حرمت صرف بعارض وزوال پذیر ہے **علی الثانی** ہمارے ائمہ سے ثبوت **علی الاول** علت حرمت کا بیان۔

**سوال سی ویکم:۔**

غیر حواکی میں نوعیت صوت حیوانات کا خاصہ شاملہ ہے یا نہیں حتی کہ منطقیوں نے جب ادراک ذاتیات کا رستہ نہ پایا اسے فصول قریبہ سے کنایہ بنایا اور حیوان ناطق حیوان صاہل حیوان ناہق کو انسان وفرس وحمار کی حد ٹھہرایا، ان شہروں میں گھوڑا ہنہناتا کتا بھونکتا ہے کیا کہیں اس کا عکس بھی ہے کہ کتا ہنہناتا گھوڑا بھونکتا ہے۔

## سوال سی ودوم :۔

کیا وجہ تسمیہ میں تعدد محال ہے یا ایک وجہ دوسرے کے معارض سمجھی جائے، کیا اس میں اطراد شرط ہے ریش کو جر جیر اور پیٹ کو قارورہ کہیں گے۔

## سوال سی وسوم :۔

کوئی کوا آپ نے دیکھا یا کسی معتمد سے دیکھنا سنا ہے کہ سوائے نجاست کے کبھی دانے وغیرہ کسی پاک چیز کو اصلاً نہ چھوئے۔ یہاں دو قسم کے کوے دیکھے جاتے ہیں، یہ اور کگار، کیا کگار دانہ کھاتے نہیں دیکھا جاتا۔

## سوال سی وچہارم :۔

عق عق عق عق اور غاق غاق یا ہندی کہئے کچ کچ کچ کچ اور کاؤں کاؤں، کیا یہ دونوں حکایتیں متباین آوازوں کی نہیں، کیا کوئی سمجھ وال بچہ بھی کاؤں کاؤں کرنے والے کو کہے گا عق عق عق عق کہہ رہا ہے۔

## سوال سی وپنجم :۔

کیا لون حیوانات اختلاف بلاد سے مختلف نہیں ہوتا اگرچہ بنظر حالت معہودہ اس سے شناخت حیوان کرائیں مثلاً توتے کی رسم میں سبز رنگ، حالانکہ سپید بھی ہوتا ہے، تو کیا صرف موضع لون میں اختلاف نوع حیوان کو بدل دے گا حالانکہ نوعیت لون بھی نہ بدلی، خصوصاً جہاں خود کلمات راسمین تعیین موضع میں ایک وجہ پر نہ آئے ہوں، بہت نے مطلق کہا بعض نے ایک طرح تخصیص محل کی بعض نے دوسری طرح، تو کیا صرف ان بعض مخصصین میں بعض کا قول دیکھ کر خصوص موضع میں ایک فرق قریب پر تبدل ذات حیوان کا زعم جنون ہے یا نہیں۔

## سوال سی وششم :۔

کراہت وممانعت کہ بوجہ اکل نجاست ہو لذاتہٖ ہوتی ہے یا اسی وصف کے سبب، یہاں تک کہ اگر وصف زائل ہو کراہت زائل ہو، ہمارے ائمہ نے دجاجہ مخلاۃ وبقرۂ جلالہ میں بعد حبس اور امام ابو یوسف کی روایت میں عقعق کی نسبت کیا فرمایا ہے۔

## سوال سی وہفتم :۔

جامع الرموز کتب ضیغہ نا معتمدہ سے ہے یا نہیں، وہ اگر کسی بات میں ہدایہ وکافی وتبیین وایضاح ولباب وجوہرہ وغیرہا متون وشروح معتمدہ ومعتبرہ کے معارض مانی جائے تو ان کے مقابل کچھ بھی التفات کے قابل ٹھہر سکتی ہے بلکہ ان سب عمائد کی تصریحات جلیلہ سے اگر کوئی معتبر کتاب بھی مخالف کرے جس کا مصنف نہ مجتہد فی الفتویٰ مانا گیا نہ ان میں اکابر کا ہم پایہ، تو ترجیح کس طرف ہے، راجح کو چھوڑ کر مرجوح پر فتویٰ دینے کو علماء نے جہل وخرق اجماع بتایا یا نہیں۔

## سوال سی وہشتم:۔

جانوروں میں فسق کے کیا معنی ہیں، باز وشکرہ وگربہ وکلب معلم بھی فاسق ہیں یانہیں۔علی الاول ثبوت علی الثانی ان میں اورزاغ میں کیا فرق ہے جس کے سبب شرع مطہر نے کوے کوفاسق بتایانہ ان کو۔

## سوال سی ونہم:۔

ظہر کا ترجمہ کمر کہاں کی زبان ہے، کیا اگر کوے کی کمر پر سپیدی نہ ہوتو نہ وہ فاسق ہے نہ خبیث بلکہ مطلقاً حلال طیب ہے یہ کس کا مذہب ہے، کمر کی سپیدی کوحلت حرمت میں کیااور کتنا اور کیوں داخل ہے۔

## سوال چہلم:۔

ایذا کہ حیوانات میں فسق ہے اس سے مطلقاً ایذا مراد ہے انسان کو ہو یا حیوان کوابتداء ہو یا مقاومۃً طبعاً عادۃً ہو یا نادراًوکیفما کان شکاری جانور ہونا بھی اس ایذا میں شرعاً داخل ہے یانہیں، علی الاول ثبوت درکار کہ علماء نے ایذائے مناط فی الفسق میں اسے مطلقاً داخل کیا یا باز وغیرہ شکاری پرندوں کوخود اسی بنا پر کہ وہ شکاری ہیں فاسق بتایا ہو، شرع کی کس دلیل کس امام معتمد کی تصریح سے ثابت ہے کہ طیور وبہائم میں مناط فسق ومناط سبعیت واحد ہے، کیا فسق وسبعیت میں یہاں کچھ فرق نہیں ، نیز غیر طیور وبہائم میں مناط کس قسم کی ایذا ہے اور وہ یہاں صلوح مناطیت سے کیوں معزول ہوئی۔



## تنبیہ:۔

بہت سوالوں میں کئی کئی سوال، بہت میں متعدد شقوق ہیں، نمبر وار ہر سوال کی پوری باتوں کا جواب درکار۔

**واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا ومولانا محمد واٰلہٖ اجمعین**

اور ہماری دعا کا اختتام اس پر ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جوسب جہانوں کا پرودگار ہے۔اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے ہمارے آقا ومولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی تمام آل پر۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۷ شعبان معظم ۱۳۲۰ ہجریہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ

## نقل کارڈ مولوی گنگوہی صاحب بجواب مفاوضہء عالیہ

از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ آپ کی تحریر طویل دربارۂ مسئلہ زاغ بندہ کے پاس پہنچی بندہ نے اس وقت تک کوئی اس مسئلہ میں نہ کوی موافق تحریر سنی ہے نہ مخالف (املائے شریف میں کوی کا لفظ یونہی مکرر

ہے اور ہونا ہی چاہیے تھا کہ محبوب تازہ یعنی کوے کے ہمشکل ہے اس کی لذت نے اسے قند کردیا حبک الشئی یعمی ویصم (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الھوی، آفتاب عالم پریس لاہور، ۲/ ۳۴۳) (مسند احمد بن حنبل، بقیہ حدیث ابی الدرداء، المکتب الاسلامی بیروت، ۵/ ۱۹۴) (مسند احمد بن حنبل، بقیہ حدیث ابی الدرداء، المکتب الاسلامی بیروت ،۶/ ۴۵۰) کسی چیز کی محبت آدمی کو اندھا بہرا کردیتی ہے) اور نہ آئندہ ارادہ سننے کا ہے اور نہ مسئلہ حلۃ غراب موجودہ دیار (غراب کی تانیث عجب محاورہ ہے شاید یہی خیال باعث الفت ہوا ہو کالا سر تو کبھی دیکھا ہی تھا اگرچہ

ترا برف بارید برپر زاغ نشاید چو بلبل تماشائے باغ

(کوے کے پروں اور اگر برف برس جائے تب بھی وہ بلبل کی طرح تماشائے باغ کے لائق نہیں ہوتا)

میں مجھے کسی قسم کا شبہہ یا خلجان ہے جس کے رفع کے لئے مزید تحقیق کی ضرورت ہو ایام طالب علمی سے یہ مسئلہ بندہ کو معلوم ہے اسی وقت بغرض اطمینان اپنے اساتذہ کرام سے بھی پوچھ لیا تھا ورنہ کتب متداولہ درسیہ سے اس کی حلت خود ظاہر ہے اور متدبر کو ذرا غور سے واضح ہو جاتا ہے کہ بحث مباحثہ مناظرہ مجادلہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اس قدر فرصت ملی البتہ نفس مسئلہ حلۃ وحرمۃ مجھ سے بارہا سینکڑوں ہزاروں مرتبہ مجھ سے (یہ مجھسے مکرر ہے (کوی مجھسے کوی مجھسے) دوبار فرمایا ہے گویا وہ کمال محبت میں عرب کا محاورہ ادا کر کے ارشاد ہوا کہ):



الغراب منی وانا من الغراب کوا مجھ سے اور میں کوے سے ہوں

کسی نے پوچھا اور میں نے بتلا دیا اب نہ معلوم پچاس سال کے بعد یہ غل وشور کیوں ہوا میں نے آپ کا مسئلہ بھی نہ سنا ہے اور نہ سننے کا قصد ہے مگر چونکہ آپ (سوالات جواب آنے کو بھیجے تھے نہ کہ واپس دینے کو، اگر فقط ٹکٹ کی ناچاری جواب دینے کی سدراہ ہے تو آپ جواب بیرنگ دیں بلکہ رجسٹری کرا کر جو دوانی اٹھے اتنے کا ویلو بھیجیں دو آنے وہ اور تین اور نذرانے کے میں حاضر کروں گا) نے ٹکٹ نہیں بھیجا اس لئے اس کو واپس نہیں کیا صرف یہ کارڈ آپ کے رفع انتظار کے لئے بھیجا ہے ورنہ اس کی بھی حاجۃ نہ تھی مجھے (وہ دیکھئے جھلک دے گئی۔ اس وقت سے پہلے کا لفظ صاف بتا رہا ہے کہ اب مفاوضہ عالیہ سننے سے خبر ہوئی حالانکہ آپ فرماتے ہیں میں نے سنا ہی نہیں) اس وقت سے پہلے یہ بھی خبر نہ ہوئی تھی کہ اس مسئلہ میں کوئی تحریر کسی طرف سے چھپی ہے البتہ مجھے سینکڑوں آدمیوں نے پوچھا ہے میں نے اس قدر جس قدر ہدایہ وغیرہ (ہدایہ میں صریح روشن بیان واضح تبیان سے آپ کا رد لکھا ہے مگر زیغ زاغ میں ہدایہ سوجھے بھی) میں درج ہے لکھ دیا ہے، والسلام

## مفاوضہ دوم حضرت عالم اہلسنت مدظلہ در رد کارڈ گنگوہی صاحب رد حلہ (یعنی رد کیا گیا کوے کو ان کا حلال کہنا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم**

بنظر خاص مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، **سلٰم علی المسلمین اجمعین** (سلام ہو تمام مسلمانوں پر) آپ کا کارڈ مشعر رسید مسائل مرسلہ فقیر آیا۔ عجلت ارسال رسید باعث مسرت ہوئی مگر ساتھ ہی جواب دینے سے انکار پر حسرت۔ میری آپ کی مخالفت اصول عقائد میں ہے جس میں فقیر بحمد ربہ القدیر جل جلالہ یقیناً حق وہدیٰ پر ہے۔

**الحمدللہ الذی ھدٰنا ھذا وما کنا لنتھدی لولاان ھدٰنا اللہ لقد جاء ت رسل ربنا بالحق** (القرآن الکریم، ۷/۴۳)

**لا امکان فیہ للکذب ولا احتمال فیہ للریب فضلا عن ادعاء فعلیتہ الکفر المطلق**

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت عطا فرمائی اور ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی، تحقیق ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق کے ساتھ آئے، یہ حق ہے اس میں جھوٹ کا کوئی امکان نہیں اور نہ ہی شک کا کوئی احتمال ہے چہ جائیکہ اس میں جھوٹ کی فعلیت ووقوع کا دعویٰ کیا جائے جو کفر خالص ہے۔



مگر یہ مسئلہ دائرہ محض فرعی فقہی ہے فقہ میں فقیر بھی بحمدہٖ تعالیٰ حنفی ہے اور آپ بھی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں، تو ان مسائل کو ان جلائل پر قیاس کرکے پہلوتہی کرنے کی حاجت نہیں، آپ کا جواب کہ نہ مسئلہ حلت غراب موجودۂ دیار میں مجھے کسی قسم کا شبہہ یا خلجان ہے جس کے دفع کے لئے مزید تحقیق کی ضرورت ہو، سوئے اتفاق سے سخت بے محل واقع ہوا، فقیر نے کب کہا تھا کہ آپ کوے کے مسئلے میں حالت شک میں ہیں بلکہ صاف الفاظ تھے کہ بغرض رفع شکوک عوام وتمیز حلال وحرام خاص آپ سے بعض امور مسئول اور آپ کی نسبت کے یہ الفاظ تھے، ضرور ہے کہ آپ اس مسئلے کے تمام اطراف وجوانب پر نظر ڈال چکے اور جمیع مالہ ماعلیہ پر تال چکے ہوں گے تحقیق تنقیح تطبیق ترجیح سبھی کچھ کر لی ہوگی۔ جن سے صاف روشن تھا کہ آپ کو حلت میں شاک ومتردد نہ جانا، نہ آپ کے خلجان کے لئے یہ مراسلہ بھیجا۔ آپ کو شک نہیں عوام کو تو شکوک ہیں، مسلمانوں میں اختلاف پڑا ہے، آتش خصام شعلہ زا ہے، ایک طائفہ آپ کا مقلد آپ کے فتوے سے حلت کا معتقد ہے، تو کیا رفع نزاع بین المسلمین سے آپ کو غرض نہیں۔ نگاہ انصاف صاف ہو تو یہ جواب بے محل ہی نہیں بالکل برعکس آیا، آپ اس مسئلے میں حالت شک میں ہوتے تو یہ جواب کچھ قرن قیاس ہوتا کہ میں اس میں کیا کہوں کہ میں تو خود تردد وشک میں پڑا ہوں اور جب کہ آپ کو حکم شرعی تحقیق ہے شبہہ وخلجان اصلاً باقی نہیں تو جو آپ کے خیال میں خلاف حق پر ہیں حلال خدا کو حرام جانتے ہیں آپ پر لازم ہے کہ حق ان پر واضح کیجئے، نہ کہ بعد سوال بھی جواب نہ دیجئے، دیکھئے تو آپ کے معتقدین اسی مذکور اشتہار پرچہ دوم میں

کیا کہتے ہیں: حق میں بطلان کے ملانے کی کوشش جن کی طرف سے ہوئی ان کو جواب دینے اور عین وقت پر دودھ پانی علیحدہ کردینا فرض منصبی۔آپ اس مراسلۂ فقیر کو مسئلہ ء دائرہ میں سوال سائل سمجھے یا مناظرۂ مقابل یا لا و لا یعنی کچھ نہ کھلا۔ برتقدیر اول اس جواب کا حسن آپ خود جان سکتے ہیں جسے یہ سمجھے کہ دلیل شرعی سے مسئلہ شرعیہ کی تحقیق پوچھتا ہے اس کا یہ کیا جواب ہوا کہ ہمیں تحقیق ہے۔جی وہ آپ کی اس تحقیق ہی کو تو پوچھتا ہے کہ کیا ہے ان شبہات کا اس میں کیونکر انتفا ہے نہ یہ کہ آپ کو تحقیق ہے یا نہیں۔ماوھل کے مقاصد میں فرق نہ کرنا عامی سے بھی بعید ہے نہ کہ مدعیان علم۔ برتقدیر ثالث جو کلام آپ نے نہ سنا نہ سمجھا اس پر جزافاً یہ جواب کیسا بے سنے سمجھے کیونکر معلوم ہو کہ اس نے کیا کہا اور آپ کو جواب میں کیا کہنا چاہئے، رہی تقدیر ثانی یعنی گمان مناظرہ اس پر بھی یہ نہایت عجاب۔کیا حلت غراب موجود پر کوئی نص قطعی آپ کے پاس تھی یا جانے دیجئے خاص ان کووں کا نام لے کر ائمہ مذہب نے حکم حل دیا تھا جس کے سبب آپ کو ایسا تیقن کلی تھا کہ مناظرہ کا کلام بھی سننے کا دماغ نہ ہوا، کبرے یقینی ہونا درکنار یہاں سرے سے اپنے صغری ہی پر آپ کسی کتاب معتمد کا نص نہیں دکھا سکتے مثلاً عقعق کو کتابوں میں اختلافی حلال ضرور لکھا مگر یہ کس کتاب میں ہے کہ کوے جن میں گفتگو ہے عقعق ہیں۔، یہ تو آپ یا آپ کے اساتذہ نے اپنی اٹکلوں ہی سے ٹھہرالیا ہوگا، پھر اٹکلوں پر ایسا تیقن کہ مطلق شبہہ نہیں اصلاً خلجان نہیں مزید تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں مناظر کی بات سنیں گے بھی نہیں یعنی چہ۔کیا کلمة الحق ضالة المؤمن (حکمت کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے) نہیں، کیا آپ یا آپ کے اساتذہ کی اٹکل میں غلطی ممکن نہیں، آپ کے معتقدین تو اسی اشتہار غراب پر چہ اولے میں آپ کی خطائیں نگاہ عوام میں ہلکی ٹھہرانے کے لئے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا تک بڑھ گئے کہ حضرت مولانا گنگوہی بشر ہیں اور بشریت سے اولیا کیا معنی انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی خالی نہیں حالانکہ ایسی جگہ اکابر کو ضرب المثل بنانا سوئے ادب ہے اور قائل مستحق تعزیر شدید، شفا شریف میں ہے:

الوجه الخامس ان لا يقصد نقصا و لا يذكر عيبا ولا سبا لكن ينزع بذكر بعض اوصافه عليه الصلوٰة والسلام او يستشهد ببعض احواله عليه الصلوٰة والسلام الجائزة عليه فى الدنيا علىٰ طريق ضرب المثل والحجة لنفسه او لغيره او على التشبه به او عند هضيمة نالته او غضاضة لحقته كقول القائل ان قيل فى السوء فقد قيل فى النبى او كذبت فقد كذب الانبياء اوانا اسلم من السنة الناس و لم تسلم منهم انبياء الله ، وانما كثرنا بشاهدها مع استثقالنا حكايتها لتساهل كثير من الناس فى ولوج هذا الباب الضنک وقلة علمهم بعظيم مافيه من الوزر يحسبونه هينا وهو عند الله عظيم ، فان

هـذه کـلها و ان لم تتضمن سبا ولا اضافت الی الملئکة والانبیاء نقصاً ولا قصـد قـائـلهـا غـضا فما وقر النبوة ولا عظم الرسالة حتی شبه من شبه فی کـرامة نـالهـا اور مـعـرـة قـصدا لا نتفاء منها او ضـرب مثلاً بمن عظم الله خـطره فحق هذا ان دریء عنه القتل الادب والسجن وقوة تعزیره بحسب شـنعه مقاله (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، القسم الرابع الباب الاول، فصل الوجہ الخامس الشرکۃ الصحافیۃ ۲/۲۲۸ تا۲۳۰)اه مختصراً

بے ادبی کی پانچویں صورت یہ ہے کہ قائل نہ تو توہین کا ارادہ کرے نہ ہی کوئی برائی یا دشنام زبان پر لائے مگر ذکر بعض اوصاف نبی ﷺ کی طرف جھکے یا بعض احوال کو کہ حضور پر دنیا میں روا تھے دستاویز بنائے ضرب المثل کے طور پر یا اپنے یا دوسرے کے لئے حجت لانے یا حضور سے تشبیہ دینے کو یا اپنے یا دوسرے پر سے کسی نقص یا قصور کا الزام اٹھاتے وقت جیسے قائل کا کہنا کہ مجھے برا کہا گیا تو نبی کو بھی تو لوگ برا کہتے تھے یا مجھے جھٹلایا تو لوگوں نے انبیاء کی بھی تکذیب کی ہے یا میں لوگوں کی زبان سے کیا بچوں کہ انبیاء تک ان سے سلامت نہ رہے(امام فرماتے ہیں ہم نے یہ الفاظ باآنکہ ان کی نقل ہم پر گراں تھی اس لئے بکثرت ذکر کئے کہ بہت لوگ اس تنگ دروازے میں گھس پڑنے کو سہل سمجھے ہوئے ہیں اور اس میں جو سخت وبال ہے اس سے کم واقف ہیں اسے آسان جانتے ہیں اور وہ اللہ کے نزدیک سخت بات ہے) تو یہ اقوال اگر چہ نہ دشنام پر مشتمل ہیں نہ ان میں انبیاء وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف کسی نقص کی نسبت ہے نہ قائل نے تنقیص شان کا ارادہ کیا پھر بھی اس نے نہ نبوت کا ادب کیا نہ رسالت کی تعظیم کہ جن کے شرف کو اللہ عزوجل نے عظمت دی ان کے ساتھ این وآں کو تشبیہ دی کسی فضیلت میں کہ اسے ملی یا کسی نقص کا الزام اٹھانے کو یا ان کے ذکر پاک کو ضرب المثل بنایا تو ایسے سے اگر قتل دفع بھی کریں تو وہ تعزیر وقید اور اپنے قول کی برائی کے لائق سخت سزا کا مستحق ہے۔

خیر یہ باتیں تو وہ جانتے ہیں جنھیں حق سبحٰنہ وتعالیٰ نے اپنے محبوبان کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حسن ادب بخشا ہے۔

کلام اس میں ہے کہ انبیاء تک کا آپ کی خاطر یوں ذکر لایا جائے تو سخت عجب ہے کہ آپ کا خیال اس سے بڑھ کر اپنے آپ یا اپنے اساتذہ کو بالکل بشریت سے خالی بتائے، میرے پاس آپ کی مہری تحریر ہے جس میں آپ نے بزعم خود یہ مان کر کہ کتب

فقہ میں الو کو حلال لکھا ہے پھر ان کے حکم کو محض غلط کہا اور فقہاء کو بے تحقیق کئے حکم شرعی لکھ دینے کی طرف نسبت کر دیا، اسی کو یاد کرکے آپ نے مناظرہ کا کلام بگوش ہوش سنا ہوتا کہ جیسے اگلے فقہاء کرام نے اساتذہ کو دھوکا لگا اور بے تحقیق حرام کو حلال سمجھ لیا ہو، یا آپ اور آپ کے اساتذہ بشریت سے بالکل خالی سہی یہ خطا بھی فقہاء ہی کے ماتھے جائے شاید انھیں نے الو کی طرح کوے کو بھی حلال لکھ دیا ہو، مناظرہ کے کلام سے کشف خطا ہو، اس سے بدولت حق کی معرفت عطا ہو، غرض اصلاً نہ سننا اور یہ جواب دے دینا کہ ہمیں تحقیق ہے کسی وجہ پر کوئی معنی نہیں رکھتا، مجھے معلوم نہیں کہ یہ **لاتسمعوا لھذا** (اس کو نہ سنو) کا صیغہ آپ کی طبیعت کا تقاضا یا معتقدین کا مشورہ تھا، آپ نے سنا ہو جب ہرقل کے پاس فرمان اقدس پہنچا اور اس نے پڑھنا چاہا اور اس کا بھائی یا بھتیجا مانع آیا تو اس نے کیا جواب دیا ہے، یہ کہا **انک لضعیف الرأی اترید ان ارمی الکتاب قبل ان اعلم مافیہ** تو ضرور ناقص العقل ہے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں بے مضمون معلوم کئے خط ڈال دوں (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل السادس، دارالمعرفہ بیروت، ۳۳۹/۴) ہرقل اگرچہ نبوت اقدس سے آگاہ تھا مگر اسے اظہار نہ کرنا آتا تھا ایک عام تہذیب کی بات بتا کر اس احمق کا رد کیا مدعی تہذیب و عقل اسلامی کو ایک نصرانی کی فہم وانسانیت سے کم نہ رہنا چاہیے ہاں یناق ازرق احمر احمق کی رائے پسند ہو تو جدا بات ہے، رہا آپ کا فرمانا کہ بحث مباحثہ مناظرہ مجادلہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اس قدر فرصت ملی، اور اسی بنا پر یہ جبروتی حکم کہ میں نے آپ کا مسئلہ بھی نہ سنا ہے اور نہ سننے کا قصد ہے، براہین قاطعہ تو خاص رد و مجادلہ کا رسالہ ہے اس کی تقریظ میں آپ لکھتے ہیں: احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور دیکھا (البراہین القاطعۃ، تقریظ مولوی رشید احمد، مطبع لے بلاساڈھور، ص ۲۷۰) مناظرہ ومباحثہ کا شوق نہ ہونا اگر تحریرات مناظرہ نہ دیکھنے کو مستلزم تو اتنے حجم کا طومار حرف بحرف بغور آپ نے کیونکر دیکھا اور مستلزم نہیں تو فقیر کا ایک ورق کا رسالہ سننے سے کیوں اجتناب ہوا، اگر کہیے کہ وہ رسالہ پسند تھا یہ ناپسند لہٰذا اسے بغور دیکھا اسے بیغوری سے بھی نہ سنا تو صراحۃً واژگونہ ہے پسند و ناپسند دیکھنے سننے پر متفرع ہے بے دیکھے سنے رجماً بالغیب استحسان واستہجان کس خواب کی تعبیر سمجھا جائے۔ علاوہ بریں مناظرہ میں خود آپ کے چند اوراقی رسائل مثل ردالطغیان ورسالہ تراویح وہدایۃ الشیعہ چھپے ہیں مگر یہ کہیے کہ بحمد اللہ تعالٰی فرق بین ہے جس پر یہ شوق و بے شوقی مبتنی ہے یعنی نہ ہر جاے مرکب الی آخرہ۔ آپ کا فرمانا کہ میں نے آپ کا مسئلہ نہ سنا۔ ع

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا

مگر کارڈ دیکھنے والے اس پر چرچے اور کہتے ہیں، یہ فرمانا کہ بندہ نے اس وقت تک کوئی اس مسئلہ میں نہ کوئی موافق تحریر سنی ہے نہ خلاف نہ آئندہ ارادہ سننے کا ہے مجھے اس وقت سے پہلے یہ بھی خبر نہ ہوئی تھی کہ اس مسئلہ میں کوئی تحریر کس طرف سے چھپی ہے اسی امر کی پیشبندی ہے جو مراسلہ کے سوال اول میں معروض ہوا تھا کہ دونوں پرچہ مذکورہ آپ کی رائے سے ہیں

یا بالائی لوگوں نے بطور خود شائع کئے علی الثانی ان کے سب مضامین آپ کو قبول ہیں یا کل مردود یا بعض بحال سکوت وہ پرچے آپ ہی کے قرار پائیں گے، ظاہر یہی ہے کہ آپ نے ضرور یہ شقوق سنیں اور ان سے مفر اصلاً نظر نہ آئی سوا اس صورت کے کہ سرے سے کانوں پر ہاتھ دھر لئے کہ میرے کان تک ان کی خبر بھی نہ پہنچی مضمون سننا تو بڑی بات ہے میں کیسے کہہ دوں کہ مقبول ہیں یا مردود، اور واقعی قبول کرنے میں سارا بار اپنے سر آتا تھا اور نہ قبول کرنے میں معتقدین کا دل دکھتا بلکہ غالباً اپنا ہی ساختہ پرداختہ باطل ہوتا تھا ناچار سوا اس انکار کے علاج کیا تھا ورنہ کیونکہ قرن قیاس ہو کہ آپ کا مسئلہ آپ کا معاملہ آپ کا فرقہ آپ کا سلسلہ شہروں شہروں وہ شور و غلغلہ اور آپ کانوں کان خبر نہیں، طرفہ یہ کہ آپ خود اسی کارڈ میں فرما رہے ہیں نفس مسئلہ مجھ سے ہزاروں مرتبہ مجھ سے کسی نے پوچھا اور میں نے بتلا دیا اب نہ معلوم پچاس سال کے بعد یہ غل شور کیوں ہوا۔ غل شور کی خبر ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ غل کیا اور کس پیرایہ میں ہے۔ لطف یہ کہ معتقدین معرض بیان میں سکوت سے عرفاً اقرار دے چکے کہ ان کے مضامین آپ ہی کی تعلیم ہیں ضمیمہ شحنہ ہند کے اس بیان پر کہ یہ لچر اعتراضات مجوزین اکل زاغ ہذا کے ہیں جو غالباً ان کے کسی تعلیم دہندہ نے ہدایت فرمائی ہے جن کے ارشاد کے موافق بحکم ع

بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید (دیوان حافظ، سب رنگ کتاب گھر دہلی، ص ۲۹)



(شراب کے ساتھ مصلی رنگین کرلے اگر پیر مغاں کہے)

اس موذی خبیث زاغ کا کھانا اس فریق نے اختیار کیا ہے۔ آپ کو معلوم ہو کہ یہ پیر مغاں باتفاق فریقین آپ ہیں خود آپ کے معتقدین پرچہ اولیٰ میں فرماتے ہیں: شک نہیں کہ حضرت مولانا گنگوہی بشر ہیں لیکن یہ کون سعادت مندی ہے کہ بلا سوچے سمجھے ایسے پیر مغاں فقیہ مسلم پر اعتراض کر بیٹھے، واہ رے زمانہ غافل و مدہوش مغبچوں میں یہ شور و خروش اور پیر مغاں درخواب خرگوش۔ خیر یہ تو آپ جانیں یا آپ کے مرید، کلام اس میں ہے کہ ضمیمہ شحنہ کا یہ کلام تردید والوں نے دیکھا اور آپ کا تبریہ نہ کیا اب ظاہر تو یہ ہے کہ جو ظاہر تھا وہ ظاہر ہولیا ع

نہاں کے ماند آں رازے الخ

(وہ راز پوشیدہ کیسے رہ سکتا ہے)

کتب متداولہ درسیہ سے کوا حلال ہونے کا ادعا اسی وقت تک سزا ہے کہ جواب سوالات سے دامن کھنچا ہے، نمبروار ہر سوال کا صاف صاف جواب بے پیچ و تاب دیتے ہی تو بعونہ تعالیٰ کھلا جاتا ہے کہ یا غراب البین یا لیت بینی و بینک بعد المشرقین (اے فراق کے کوے! کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق مغرب جتنا فاصلہ ہوتا) آپ فرماتے ہیں: صرف یہ کارڈ آپ کے رفع انتظار کے لئے بھیجا ہے ورنہ اس کی بھی حاجت نہ تھی۔ میں کہتا ہوں حاجت تو کوا کھانے کی بھی نہ تھی اب کہ واقع ہولیا مسائل شرعیہ کا جواب دینے کی ضرور حاجت ہے تقریر بالا یاد کیجئے خیر یہ تو آپ کے عذر کا

ضروری جواب تھا جس سے مقصود مسئلہ شرعیہ میں وضوح حق کا فتحباب تھا اگرچہ بنظر مخالفت اسے اپنے کارڈ کا رد سمجھیں بلکہ گلوے کارڈ پر کارد جانیں مجھے اس سے بحث نہیں مجھے اپنی نیت معلوم ہے۔ میں آپ سے پھر گزارش کرتا ہوں کہ مسلمانوں میں فتنہ پھیلانے سے رفع اختلاف بھلا ہے آپ کا معتقد گروہ دوسرا قرآن سے کہے تو نہیں سنتا آپ کی بے دلیل کی سنتا ہے اور وہ خود بھی اشارے اشارے میں کہہ چکا کہ ہمارے مولوی سے طے ہو جانا اولیٰ ہے اور اب تو آپ کو پچاس برس سے یہ مسئلہ چھان رکھنے کا ادعا ہے، اپنے اساتذہ سے بھی تحقیق کر لینا لکھا ہے، دوسرا آپ سے صرف وضوح حق کے لئے سوالات شرعیہ کر رہا ہے اور حق سبحٰنہ وتعالیٰ نے قرآن عظیم میں حق صاف بیان فرمانے کا عہد لیا ہے، قال اللہ تعالیٰ:

واذا خذ الله میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننه للناس (القرآن الکریم،۱۸۷/۳)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے عہد لیا ان سے جنھیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا۔

پھر سوالات نہ سننے اور جوابات نہ دینے کی وجہ کیا ہے آپ مناظرہ کا خوف نہ کیجئے میں اطمینان دلاتا ہوں کہ یہ سوالات مضاصمانہ نہیں صرف ظہور حق کے لئے ہیں، آپ کا کارڈ پانچویں دن بعد ظہر آیا آج رجسٹری کا وقت نہیں یہ خط انشاء اللہ کل رجسٹری شدہ حاضر ہوگا سہ شنبہ ۱۶ شعبان تک جواب جملہ سوالات تین روز آئندہ میں آنے کا مژدہ یا تعیین مدت کا وعدہ ملے ورنہ فقیر اتمام حجت کر چکا ہے سوالات شرعیہ کا جواب نہ دینے اور مسلمانوں میں اختلاف ڈال کر الگ ہو بیٹھنے کا مطالبہ حشر میں ہوا تو جب ہوگا یہاں بھی عقلاً اس پہلوتہی کو جواب سے عجز پر محمول کرینگے آئندہ اختیار بدست مختار، جواب میں جملہ شرائط مراسلہ سابقہ ملحوظ رہیں اور سوال اول کا جواب دینے کو وہ دونوں پرچے اور جو تحریرات چھپی ہوں امر دین ورفع نزاع مسلمین کے لئے ایک گھڑی بھی کی کلفت اٹھا کر براہین قاطعہ کی طرح اول سے آخر تک بغور سن لیجئے اور جلد جواب دیجئے۔

واللہ یقول الحق ویھدی السبیل وحسبنا الله و نعم الوکیل وصلی الله تعالیٰ علی السید الجلیل واٰله وصحبه اولی التبجیل اٰمین والحمد لله رب العٰلمین .

اور اللہ تعالیٰ حق ارشاد فرماتا ہے اور راستہ دکھاتا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ کیا اچھا سازگار ہے، اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے بزرگی والے سردار پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر جو لائق تعظیم ہیں۔ اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو کل جہانوں کا پرودگار ہے۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
یازدھم شعبان معظم ۱۳۲۰ھ